علوم حدیث کا اجراء [۱۴]

بقلم: محمد طلحہ بلال احمد منیار

◆ تراجم کی تین کتابوں کے مابین موازنہ

کتب ستہ کے راویوں کے تراجم پر مشتمل تین اہم کتابوں کے مابین موازنہ شروع کیا تھا، گذشتہ قسط (۱۳) میں امام بخاری کے شیخ امام عبد اللہ بن زبیر حمیدی کے ترجمہ «تہذیب الکمال» سے نکال کر اس کا تجزیہ پیش کیا تھا۔

آج کی قسط (۱۴) میں دوسری کتاب «تہذیب التہذیب» سے ترجمہ نکال کر دونوں کتابوں کے مابین موازنہ کریں گے، ان شاء اللہ۔

قال الامام الحافظ ابن حجر العسقلانی فی «تہذیب التہذیب»:

رموز کتب، نام ونسب وغیرہ

٣٧٢ - "خ مق د ت س فق" عبد الله بن الزبير بن عيسى بن عبيد الله بن أسامة بن عبد الله بن حميد بن نصر بن الحارث بن أسد بن عبد العزي . وقيل في نسبه غير ذلك . ساق الزبير بن بكار نسبه إلى عبد الله فقال : ابن الزبير بن عبيد الله بن حميد ، وهذا هو الراجح. أبو بكر الأسدي الحميدي المكي.

شیوخ کے نام

روى عن : ابن عيينة وإبراهيم بن سعد ومحمد بن إدريس الشافعي والوليد بن مسلم ووكيع ومروان بن معاوية وعبد العزيز بن أبي حازم والداروردي وبشر بن بكر التنيسي وجماعة.

تلامذہ کے نام

مطبوعات سے رموز ساقط ہیں

وعنه : البخاري(ت) وروى له مسلم وأبو داود والترمذي والنسائي وابن ماجه في التفسير بواسطة : سلمة بن شبيب (مق) ومحمد بن يونس النسائي (د) وهارون الحمال (د) ومحمد بن يحيى الذهلي (ت س) وعبيد الله بن فضالة النسائي (س) ومحمد بن أحمد القرشي (د) ومحمد بن عبد الله بن عبد الرحيم البرقي (س) وأبي الأزهر النيسابوري (فق)

وأبو زرعة وأبو حاتم وأبو بكر محمد بن إدريس وراق الحميدي ويعقوب بن شيبة ويعقوب بن سفيان ومحمد بن سنجر ويوسف بن موسى القطان وإسماعيل سمويه وبشر بن موسى والكديمي في آخرين

اقوال نقاد حدیث

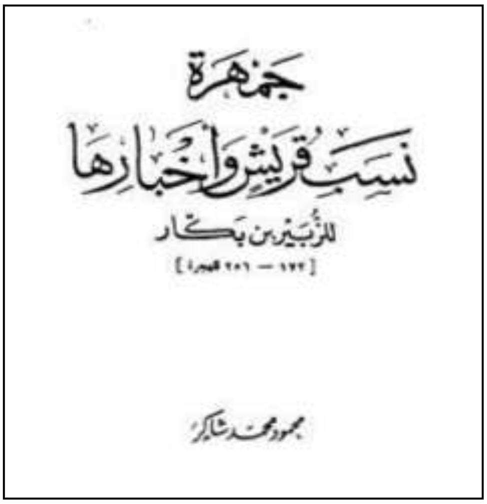
قال أحمد :الحميدي عندنا إمام .وقال أبو حاتم :هو أثبت الناس في بن عيينة وهو رئيس أصحابه وهو ثقة إمام . وقال يعقوب بن سفيان : ثنا الحميدي وما لقيت أنصح للإسلام وأهله منه . وقال محمد بن عبد الرحمن الهروي : قدمت مكة عقب وفاة بن عيينة فسألت عن أجل أصحابه فقالوا الحميدي.

وقال ابن سعد مات بمكة سنة تسع عشرة ومائتين ، وكان ثقة كثير الحديث . وكذا أرخه البخاري . وأرخه غيرهما سنة ٢٠.

(قلت) سے امام مزی پر اضافہ

قلت : وذكره ابن حبان في الثقات فقال : صاحب سنة وفضل ودين . وقال ابن عدي : ذهب مع الشافعي إلى مصر وكان من خيار الناس . وقال الحاكم : ثقة مأمون ، قال : ومحمد بن إسماعيل إذا وجد الحديث عنه لا يخرجه إلى غيره من الثقة به . وفي الزهرة : روى عنه البخاري خمسة وسبعين حديثا.

ملاحظہ فرمائیں:



❁ نسب میں زبیر بن بکار کے قول کی ترجیح مزید ہے، جو امام مزی کے یہاں نہیں ہے، کیونکہ زبیر بن بکار انساب قریش جاننے میں ماہر تھے، ان کی کتاب «جمہرۃ نسب قریش» کا کچھ حصہ مطبوع ہے، باقی ضائع ہے۔

❁ شیوخ میں ابن حجر نے اختصار سے کام لیا، اور زیادہ تر انہیں شیوخ کو منتخب کیا جن کے ناموں پر امام مزی نے «تہذیب الکمال» میں کتب ستہ کے رموز لگائے ہیں، اور ان کے ساتھ چند مشہور محدثین کے نام لکھ کر بقیہ کو حذف کر دیا۔ یہی منہج حافظ کا ان راویوں کے تراجم میں رہتا ہے جن کے شیوخ یا تلامذہ میں تعداد کی کثرت ہوتی ہے، کہ وہ اختصاراً ان ناموں کو چن لیتے ہیں جن پر مزی کے یہاں رموز ہیں۔

❁ تلامذہ میں بھی اسی منہج پر اختصار سے کام لیا، شروع میں امام بخاری جو حمیدی سے براہ راست روایت کرتے ہیں، ان کا نام لکھ کر ترمذی کا رمز (ت) لگا دیا۔

پھر بقیہ اصحاب کتب ستہ کے یہاں بالواسطہ روایت موجود ہونے کے لئے عبارت تبدیل کر کے کہا(**وروى له مسلم وأبو داود والترمذي والنسائي وابن ماجه في التفسير بواسطة**)اس کے بعد ان واسطوں کے نام ہیں جن کے ذریعہ اصحاب کتب ستہ حمیدی کی روایات نقل کرتے ہیں۔

مطبوعہ «تہذیب التہذیب» میں حمیدی کے ترجمہ میں جب پہلی نظر اس عبارت پر پڑی(**وابن ماجه في التفسير بواسطة : سلمة بن شبيب**)تو میں نے توقف کر کے مزی کے یہاں تلامذہ کے ناموں میں جا کر دیکھا، کہ ابن ماجہ کتاب التفسیر میں کس کے واسطے سے روایت کرتے ہیں؟ تو وہاں تو لکھا ہے: **وأبو الأزهر أحمد بْن الأزهر النيسابوري (فق)**.یعنی ابن ماجہ کا واسطہ سلمہ بن شبیب نہیں ہیں۔ سلمہ پر تو(**مق**)کا رمز ہے جو «مقدمہ صحیح مسلم» کا رمز ہے۔

مجھے محسوس ہوا کہ «تہذیب» میں کوئی گڑبڑ ہے، اس لئے قلمی نسخے سے رجوع کیا، تو معلوم ہوا کہ حافظ ابن حجر نے اصحاب کتب ستہ کے واسطوں پر رموز لگائیں ہیں، جس سے پتہ چلتا ہے کونسا راوی کس کے یہاں واسطہ بن رہا ہے، مگر یہ رموز «تہذیب التہذیب» کے مطبوعہ نسخوں سے ساقط ہیں، جس کی وجہ سے عبارت سمجھنے میں اشکالات ہوتیں ہیں۔



تہذیب کا قلمی نسخہ جس میں رموز کتب ہیں

❁ مرموز لہم تلامذہ ذکر کرنے کے بعد پھر بقیہ میں سے مشہور محدثین منتخب کر کے (فی آخرین) کہہ کر حذف کی طرف اشارہ کر دیا۔

❁ ایک بات یہ بھی نظر آرہی ہے کہ حافظ ابن حجر شیوخ اور تلامذہ میں ناموں کو حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق لانے کا اہتمام نہیں فرماتے۔ بلکہ طبقہ مرتبہ اور شہرت وغیرہ کو مدنظر رکھتے ہیں۔

❁ جرح وتعدیل کے اقوال میں یہاں پر اختصار سے کام لیا، کیونکہ ابھی مزی کے مواد کا اختصار کر رہے ہیں، لیکن ترجمہ کے اخیر میں (قلت) کہہ کر جرح وتعدیل کے اقوال میں اضافہ کرتے ہیں، یہ اضافی مواد کہا جاتا ہے کہ ابن حجر نے زیادہ تر امام مغلطای کی کتاب «اکمال تہذیب الکمال» سے لیا ہے۔

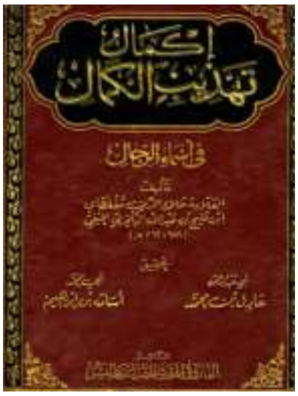
اور یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ حافظ ابن حجر نے اپنی تصنیفات میں بہت سوں سے استفادہ کیا، جس کی وجہ سے ان کی کتاب کو تو چار چاند لگ گئے، لیکن اصل مصنف کا کام منظر عام پر نہ آنے کی وجہ سے گمنامی میں رہا۔

❁ ابھی حافظ ابن حجر کی ایک کتاب کے بارے میں انکشاف ہوا کہ اس کے اصل مصنف کوئی اور ہیں، مگر اس کی نسبت ابن حجر کی طرف کی جاتی ہے، اور انہیں کے نام سے وہ کتاب طبع ہوتی ہے، وہ ہے (مختصر الترغیب والترہیب) شیخ سائد بکداش حفظہ اللہ نے ابھی اس کا جدید ایڈیشن بھی شائع کیا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ ابن حجر کی طرف منسوب (مختصر الترغیب) ناقص ہے، اس میں تقریباً بارہ ابواب ہیں، جبکہ اصل مصنف نے کتاب کو (۲۵) ابواب پر مرتب کیا ہے۔

اصل مصنف کا نام ہے (محمد بن ابی بکر بن خضر الدیری الناصری الشافعی) جو حافظ ابن حجر کے شاگرد ہیں، انہوں نے مختصر کو (التقریب الی کتاب الترغیب والترہیب) کے نام سے موسوم کیا ہے، اور شروع میں لکھا ہے کہ میرے اس مختصر کو شیخ الاسلام ابن حجر کی خدمت میں، میں نے پیش کیا، تو حافظ نے اس پر تقریظ لکھی اور کام کی تحسین وتعریف کی۔



التقریب مختصر الترغیب



اکمال تہذیب

علوم حدیث کا اجراء [۱۵]

بقلم: محمد طلحہ بلال احمد منیار

مدار الاسناد، یا مدار السند:

❁ اسناد سے مراد (سند) ہی ہے، البتہ مدار کا معنی ہے: وہ راوی جس پر کسی حدیث کی اسانید اور طرق مجتمع ہوں، یعنی وہ مرکزی راوی ہو جو تمام اسانید کے لئے سنگم ہو، اس پر آکر تمام اسانید جمع ہوں، اور اس کے بعد روایت کے دیگر طرق متفرع ہوں۔

مثال کے طور: پر بخاری شریف کی پہلی حدیث (انما الاعمال) کی اسانید کے مدار (یحیی بن سعید انصاری) ہیں، اس حدیث کی تمام اسانید میں ان کا نام موجود ہو گا، اور تمام اسانید مختلف راویوں سے گذرتے ہوئے ان پر آکر ضرور جمع ہو گی۔

❁ (**مدار اسناد**) سمجھنے کے لئے معاصرین کی کتابوں میں (المسند الجامع) بہت مفید ہے۔ اس میں جا کر حدیث (انما الاعمال) کو دیکھتے ہیں، کہ اس حدیث کا مدار سند اس کتاب میں کس طرح بیان کیا گیا ہے۔

❁ المسند الجامع ۱۴/ ۳۱ میں ملاحظہ فرمائیں:

١٠٦٢٦- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ بِذَلِكَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ...
أخرجه :

١	الحميدي[١]	الحُمَيْدِي (٢٨) قال: حدَّثنا سُفْيان.
٢	أحمد[٢]	و"أحمد"١/٢٥ (١٦٨) قال: حدَّثنا سُفْيان. وفي ١/٤٣ (٣٠٠) قال: حدَّثنا يَزِيد .
٣	البخاري[٦]	و"البُخَارِي"١/٢ (١) قال: حدَّثنا الحُمَيْدِي، عَبْد اللهِ بن الزُّبَيْر، قال: حدَّثنا سُفْيان. وفي ١/٢١ (٥٤) قال: [حدثنا عبد الله بن مسلمة، قال: أخبرنا مالك] وفي ٤/٧ (٥٠٧٠) قال: حدَّثنا يَحيى بن قزعة، حدَّثنا مالك. وفي ٨/١٧٥ (٦٦٨٩) قال: حدَّثنا قُتَيْبَة بن سَعِيد، حدَّثنا عَبْد الوَهَّاب. وفي ٩/٢٩ (٦٩٥٣) قال: حدَّثنا أبو النُّعْمان، حدَّثنا حَمَّاد بن زَيْد. [حدثنا محمد بن كثير، عن سفيان]
٤	مسلم[٩]	و"مسلم"٦/٤٨ (٤٩٦٢) قال: حدَّثنا عَبْد اللهِ بن مَسْلَمَة بن قَعْنَب، حدَّثنا مالك. وفي (٤٩٦٣) قال: حدَّثنا مُحَمد بن رمح ابن المهاجر، أَخْبَرنا اللَّيْث (ح) وحدَّثنا أبو الرَّبِيع العتكي، حدَّثنا حَمَّاد بن زَيْد (ح) وحدَّثنا مُحَمد ابن المُثَنَّى، حدَّثنا عَبْد الوَهَّاب، يعني الثَّقَفِي (ح) وحدَّثنا إِسْحَاق بن إبراهيم، أَخْبَرَنا أبو خالد الأَحْمَر، سُلَيْمان بن حَيَّان (ح) وحدَّثنا مُحَمد بن عَبْد الله بن نُمَيْر، حدَّثنا حَفْص، يعني ابن غِيَاث، ويَزِيد بن هارون (ح) وحدَّثنا مُحَمد بن العَلاَء الهَمْدَانِي، حدَّثنا ابن المُبَارك (ح) وحدَّثنا ابن أَبِي عُمَر، حدَّثنا سُفْيان.

٥	أبو داود١	و"أبو داود"٢٢٠١ قال: حدَّثنا مُحَمد بن كَثِير، أَخْبَرَنا سُفْيان.
٦	ابن ماجه٢	و"ابن ماجة"٤٢٢٧ قال: حدَّثنا أبو بَكْر بن أَبي شَيْبَة، حدَّثنا يَزِيد بن هارون (ح) وحدَّثنا مُحَمد بن رمح، أنبأنا اللَّيْث بن سَعْد.
٧	الترمذي١	و"التِّرمِذي"١٦٤٧ قال: حدَّثنا مُحَمد بن المُثَنَّى، حدَّثنا عَبْد الوَهَّاب الثَّقَفِي.
٨	النسائي ٦	و"النَّسائي"٥٨/١، وفي "الكبرى"٧٨ قال: أَخْبَرَنا يَحيى بن حَبِيب بن عربي، عن حَمَّاد (ح) وأخبرنا سُلَيْمان بن مَنْصُور، قال: أنبأنا عَبْد اللهِ بن المُبَارك. وفي ٥٨/١ و١٥٨/٦، وفي "الكبرى"٥٦٠١ قال: الحارث بن مِسْكين، قراءة عليه وأنا أسمع، عن ابن القاسم، قال: أخبرني مالك. وفي ١٥٨/٦، وفي "الكبرى"٥٦٠١ قال: أَخْبَرَنا عَمْرو بن مَنْصُور، قال: حدَّثنا عَبْد اللهِ بن مَسْلَمَة، قال: حدَّثنا مالك. وفي ١٣/٧، وفي "الكبرى"٤٧١٧ قال: أَخْبَرَنا إِسْحَاق بن إبراهيم، قال: أنبأنا سُلَيْمان بن حَيَّان. وفي "الكبرى") تحفة الأشراف) (١٠٦١٢) عن سُوَيْد بن نَصْر، عن ابن المُبَارك.
٩	ابن خزيمة ٣	و"ابن خزيمة"١٤٢ و٤٥٥ قال: حدَّثنا يَحيى بن حَبِيب بن عربي الحارثي، وأحمد بن عَبْدَة الضَّبِّيّ، قالا: حدَّثنا حَمَّاد بن زَيْد. وفي (١٤٣) قال: حدَّثنا مُحَمد بن الوَلِيد، حدَّثنا عَبْد الوَهَّاب، يعني ابن عَبْد المَجِيد الثَّقَفِي.
عشرتهم (سُفْيان بن عُيَيْنَة، ويَزِيد بن هارون، ومالك، وسُفْيان الثَّوْرِي، وحَمَّاد بن زَيْد، وعَبْد الوَهَّاب، والليث بن سَعْد، وأبو خالد الأَحْمَر، وحفص بن غِيَاث، وعَبْد اللهِ بن المُبَارك) عن **يَحيى بن سَعِيد الأَنْصَارِيّ**، أخبرني مُحَمد بن إبراهيم بن الحارث التَّيْمِي، أنه سَمِعَ علقمة بن وَقَّاص اللَّيْثِي يقول، فذكره.		

غور فرمائیں اس عبارت میں: (**عشرتهم**...عن يحيى بن سعيد) یعنی ان نو کتابوں میں (انما الاعمال) والی حدیث کی جتنی بھی اسانید ہیں، وہ سب اسانید ان دس (١٠) راویوں سے گذرتے ہوئے، ایک ہی راوی پر مجتمع ہوتی ہیں، اور وہ ہیں (یحیی بن سعید انصاری)۔ جس کا مطلب ہوا کہ یہ دس حضرات روایت کرنے کے اعتبار سے یحیی بن سعید کے شاگرد ہوئے۔

مثال کے طور پر ان دس شاگردوں میں ایک: (حماد بن زيد) ہیں، ان کا نام نمبر ۳ (بخاری کی اسانید) نمبر ۴ (مسلم کی اسانید) نمبر ۸ (نسائی کی) اور نمبر ۹ (ابن خزیمہ کی اسانید) میں نظر آرہا ہے۔ مذکورہ کتابوں سے اسانید نکال کر دیکھتے ہیں:

بخاری: حدَّثنا أبو النُّعْمان، حدَّثنا حَمَّاد بن زَيْد ، عن يحيى بن سعيد، عن محمد بن إبراهيم، عن علقمة بن وقاص، قال: سمعت عمر بن الخطاب رضي الله عنه...

مسلم: حدَّثنا أبو الرَّبِيع العتكي، حدَّثنا حَمَّاد بن زَيْد ... عن يحيى بن سعيد

نسائی: أَخْبَرَنا يَحيى بن حَبِيب بن عربي، عن حَمَّاد ، عن يحيى بن سعيد

ابن خزیمہ: حدَّثنا يَحيى بن حَبِيب بن عربي الحارثي، وأحمد بن عَبْدَة الضَّبِّيّ، قالا: حدَّثنا حَمَّاد بن زَيْد ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

مذکورہ تمام اسانید میں دیکھئے کہ (حماد بن زید) سے پہلے جو حصہ اسناد کا ہے، اس میں راویوں کے نام متعدد ہیں:

١- أبو النُّعْمان، حدَّثنا حَمَّاد بن زَيْد [البخاري]

٢- أبو الرَّبِيع العتكي، حدَّثنا حَمَّاد بن زَيْد [مسلم]

٣- يَحيى بن حَبِيب بن عربي، عن حَمَّاد [نسائي وابن خزيمة]

٤- أحمد بن عَبْدَة الضَّبِّيّ، حدَّثنا حَمَّاد بن زَيْد [ابن خزيمة]

☜ مگر جو حصہ (حماد بن زید) کے بعد ہے اس میں ایک ہی نام ہمیشہ آرہا ہے (يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ) یعنی تمام اسانید گھوم پھر کر ایک ہی راوی پر جمع ہو جاتی ہیں، اس لئے (يحيى بن سعيد) کو اس حدیث کا **مدار سند** کہیں گے۔

یہ مثال تو صرف ایک راوی (حماد بن زید) کی اسانید کی ہے، باقی نو حضرات کی اسانید کا حال بھی یہی ہو گا کہ ان سب کے طرق (يحيى بن سعيد) پر آکر مل جائیں گے۔

☝ **ایک اور بات کا ملاحظہ فرمائیں:** کہ ائمہ حدیث کے ناموں کے آگے بھی نمبرات لگائے ہیں، یہ نمبرات ایک ہی مصنف کی کتاب میں عدد طرق حدیث کے ہیں، ان نمبرات کا مجموعہ بنتا ہے تقریبا (٣٠) یعنی ان نو کتابوں میں (انما الاعمال) کی حدیث تیس (٣٠) طرق سے مروی ہے، اور ان سب طرق کا سنگم (يحيى بن سعيد انصاری) ہیں۔

اس بات کو مزید واضح کرنے کے لئے، ان تیس طرق کو بھی جداگانہ طور پر یہاں لکھ لیتے ہیں:

١- الحُمَيْدِي قال: حدَّثنا سُفْيان ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

- البُخَارِي قال: حدَّثنا الحُمَيْدِي عَبْد اللهِ بن الزُّبَيْر، قال: حدَّثنا سُفْيان ، قال: حدثنا يحيى بن سعيد الأنصاري

٢- أحمد قال : حدثنا سفيان، عن يحيى

٣- أحمد قال : حدثنا يزيد، أخبرنا يحيى بن سعيد

٤- البُخَارِي قال: حدثنا عبد الله بن مسلمة، قال: أخبرنا مالك ، عن يحيى بن سعيد

٥- البُخَارِي قال: حدَّثنا يَحيى بن قزعة، حدَّثنا مالك ، عن يحيى بن سعيد

٦- البُخَارِي قال: حدَّثنا قُتَيْبَة بن سَعِيد، حدَّثنا عَبْد الوَهَّاب قال: سمعت يحيى بن سعيد

٧- البُخَارِي قال: حدَّثنا أبو النُّعْمان، حدَّثنا حَمَّاد بن زَيْد ، عن يحيى بن سعيد

٨- البُخَارِي قال: حدثنا محمد بن كثير، عن سفيان ، حدثنا يحيى بن سعيد

٩- مسلم قال : حدَّثنا عَبْد اللهِ بن مَسْلَمَة بن قَعْنَب، حدَّثنا مالك ، عن يحيى بن سعيد

١٠- مسلم قال : حدَّثنا مُحَمد بن رمح بن المهاجر، أَخْبَرنا اللَّيْث (ح)

١١- مسلم قال : حدَّثنا أبو الرَّبِيع العتكي، حدَّثنا حَمَّاد بن زَيْد (ح)

١٢- مسلم قال : حدَّثنا مُحَمد بن المُثَنَّى، حدَّثنا عَبْد الوَهَّاب يعني الثَّقَفِي (ح)

١٣- مسلم قال : حدَّثنا إِسْحَاق بن إبراهيم، أَخْبَرنا أبو خالد الأَحْمَر سُلَيْمان بن حَيَّان (ح)

١٤- مسلم قال : حدَّثنا مُحَمد بن عَبْد الله بن نُمَيْر، حدَّثنا حَفْص يعني ابن غِيَاث (ح)

١٥- مسلم قال : حدَّثنا مُحَمد بن عَبْد الله بن نُمَيْر، حدَّثنا يَزِيد بن هارون (ح)

١٦- مسلم قال : حدَّثنا مُحَمد بن العَلاَءِ الهَمْدَانِي، حدَّثنا ابن المُبَارك (ح)

١٧- مسلم قال : حدَّثنا ابن أَبِي عُمَر، حدَّثنا سُفْيان. كلهم عن يحيى بن سعيد

١٨- أبو داود قال : حدَّثنا مُحَمد بن كَثِير، أَخْبَرنا سُفْيان ، حدثني يحيى بن سعيد

١٩- ابن ماجة قال : حدَّثنا أبو بَكْر بن أَبِي شَيْبَة، حدَّثنا يَزِيد بن هارون ، أخبرنا يحيى بن سعيد

٢٠- ابن ماجه قال : حدَّثنا مُحَمد بن رمح، أنبأنا اللَّيْث بن سَعْد ، أخبرنا يحيى بن سعيد

٢١- التِّرمِذي قال : حدَّثنا مُحَمد بن المُثَنَّى، حدَّثنا عَبْد الوَهَّاب الثَّقَفِي ، عن يحيى بن سعيد

٢٢- النَّسائي قال: أَخْبَرنا يَحيى بن حَبِيب بن عربي، عن حَمَّاد ، عن يحيى بن سعيد

٢٣- النَّسائي قال: أخبرنا سُلَيْمان بن مَنْصُور، قال: أنبأنا عَبْد اللهِ بن المُبَارك ، عن يحيى بن سعيد

٢٤- النَّسائي قال: الحارث بن مِسْكين، عن ابن القاسم، قال: أخبرني مالك ، عن يحيى بن سعيد

٢٥- النَّسائي قال: أَخْبَرنا عَمْرو بن مَنْصُور، قال: حدَّثنا عَبْد اللهِ بن مَسْلَمَة، قال: حدَّثنا مالك ، عن يحيى بن سعيد

٢٦- النَّسائي قال: أَخْبَرنا إِسْحَاق بن إبراهيم، قال: أنبأنا سُلَيْمان بن حَيَّان ، قال: حدثنا يحيى بن سعيد

٢٧- النَّسائي قال: عن سُوَيْد بن نَصْر، عن ابن المُبَارك ، عن يحيى بن سعيد الأنصاري

٢٨- ابن خزيمة قال: حدَّثنا يَحيى بن حَبِيب الحارثي، قال : حدَّثنا حَمَّاد بن زَيْد ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

٢٩- ابن خزيمة قال: حدثنا أحمد بن عَبْدَة الضَّبِّيّ، قال : حدَّثنا حَمَّاد بن زَيْد ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

٣٠- ابن خزيمة قال : حدَّثنا مُحَمد بن الوَلِيد، حدَّثنا عَبْد الوَهَّاب، يعني ابن عَبْد المَجِيد الثَّقَفِي قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ

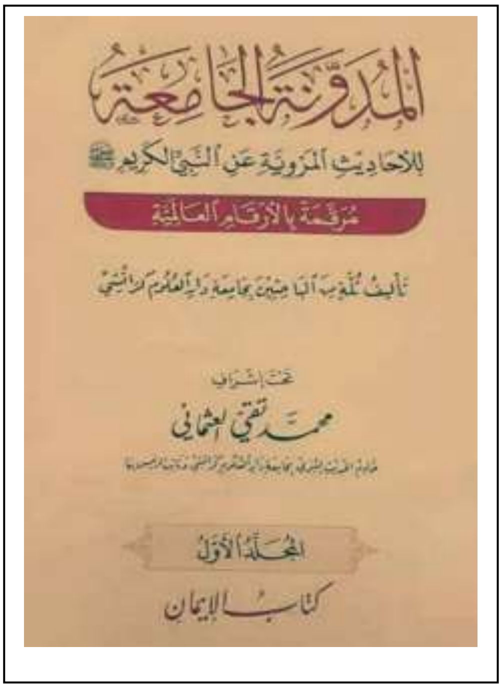
❁ مذکورہ تیس طرق کا تفصیلی مشاہدہ کرنے سے امید ہے کہ (مدار سند) کا معنی واضح ہو گیا ہو گا۔

❁ حافظ ابن حجر نے «فتح الباری» میں محمد بن علی بن سعید نقاش سے نقل کیا ہے کہ: یحیی بن سعید سے اس حدیث کی روایت کرنے والوں کی تعداد (٢٥٠) راوی ہیں۔ اور حافظ ابو اسماعیل ہروی سے نقل کیا کہ: میں نے اس حدیث کو یحیی بن سعید کے سات سو (٧٠٠) شاگردوں کے طریق سے لکھی ہے، مگر حافظ نے اس کو مستبعد قرار دیتے ہوئے کہا کہ: میں نے ایک طویل مدت تک اس کی اسانید وطرق کی چھان بین کی، اس کے باوجود اس کے طرق کی مجموعی تعداد سو (١٠٠) تک بھی نہیں پہنچ پائی۔

❁ حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے طرق جمع کرنے کی طرف جو اشارہ کیا، اس کے لئے میں نے بڑی امید کے ساتھ (المدونة الجامعة) دیکھی، کہ شاید اس میں اس کے مختلف طرق جمع کئے ہوں گے، مگر اس میں (٣٤) کتابوں کی طرف حوالہ دینے پر اکتفا

کیا گیا، اور بعض کتابوں میں تعدد طرق کے ساتھ وارد ہونا بھی لکھا ہے، مگر چونکہ حدیث ایک ہی سند سے مروی ہے، اس لئے اتنے سارے مراجع کا حوالہ دیتے وقت یہ بات بھی اگر نوٹ کر لی گئی ہوتی کہ یحیی بن سعید سے روایت کرنے والے ان چونتیس (۳۴) کتابوں میں کون کونسے راویان ہیں، تو یہ قابل قدر کام ہوتا۔ البتہ شواہد شاذہ کا تذکرہ مفید رہا، ولکل مجتہد نصیب۔





❁ مدار سند تین طرح کے ہوتے ہیں:

۱- مدار اسناد حدیث مخصوص

۲- مدار اسانید البلد

۳- مدار اسانید الکتب، او مدار الاجازات الحدیثیہ... تفصیل آئندہ قسط میں

علوم حدیث کا اجراء [۱٦]

بقلم: محمد طلحہ بلال احمد منیار

❁ مدار الاسناد یا مدار السند جیسا کہ عرض کیا گیا کہ: وہ راوی ہوتا ہے جو (مجمع الاسانید) ہوتا ہے، حدیث کی اسانید مختلف طرق سے گذرتے ہوئے اس راوی پر جمع ہوتی ہیں۔

اس سے پتہ چلا کہ (مدار اسناد) اور (تفرد یا غرابت) کے درمیان لازم ملزوم یا چولی دامن کا رشتہ ہے، جو راوی کسی حدیث کا مدار سند ٹھیرتا ہے، تو یہ اس کے اس مخصوص حدیث کی روایت کرنے میں منفرد ہونے کی وجہ سے ہوگا۔ اسی لئے علمائے حدیث (تفرد و غرابت) بتانے کے لئے جو مختلف تعبیرات استعمال کرتے ہیں، جیسے: ھذا الحدیث یعرف بفلان، لایعرف الا بہ، لم یروہ غیرہ... یہ بھی راوی کے مدار سند ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

❁ راوی کا تفرد بسا اوقات حدیث کی سند کے کئے طبقات میں لگاتار پایا جاتا ہے، اس طور پر کہ ان طبقات میں حدیث کی روایت کرنے والا اکیلا ایک ہی راوی ہو، کوئی اور شریک نہیں ہو جس سے اسانید میں تعدد ہو، جس کو حدیث کی اصطلاح میں (ضیق مخرج) سے بھی تعبیر کرتے ہیں، تو جس راوی پر تفرد پر ختم ہو کر اسانید میں تعدد شروع ہو، وہ راوی اس حدیث کا مدار ہوگا۔

حدیث (انما الاعمال) میں ملاحظہ فرمائیں کہ: اس کی سند میں چار طبقوں میں راوی کا تفرد پایا جاتا ہے:

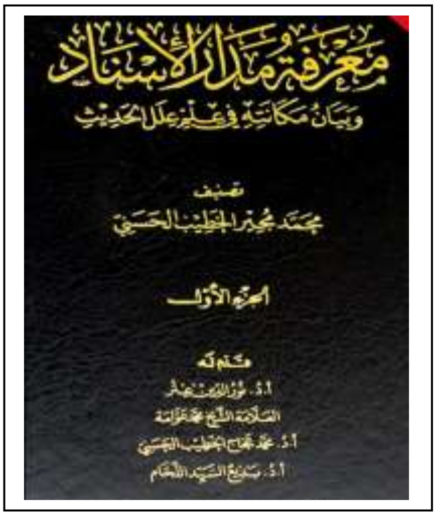
صحابہ کے طبقہ میں حضرت عمر منفرد ہیں، پھر تابعین کے طبقے میں تین راوی ایک دوسرے سے روایت کرنے میں منفرد ہیں:

۱- علقمہ بن وقاص، حضرت عمر سے روایت کرنے میں منفرد ہیں

۲- محمد بن ابراہیم تیمی، علقمہ بن وقاص سے روایت کرنے میں

۳- یحیی بن سعید انصاری، محمد بن ابراہیم سے روایت کرنے میں

اس طرح سے سند کے چار طبقوں میں تفرد پایا گیا، پھر یحیی بن سعید کے بعد اس حدیث کو بے پناہ شہرت حاصل ہوئی، جیسا کہ گذشتہ قسط میں لکھا ہے۔



قال الحافظ: لا يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا من جهة عمر بن الخطاب، ولا عن عمر إلا من جهة علقمة، ولا عن علقمة إلا من جهة محمد بن إبراهيم التيمي، ولا عن محمد إلا من جهة يحيى بن سعيد الأنصاري، وعن يحيى اشتهر . فرواه جماعات لا يُحصون كما سلف وأكثرهم أئمة معروفون . (فتح الباري)

❀ ایک اور بات واضح ہوگئی کہ (مدار اسناد) معلوم کرنے کا طریقہ (جمع الطرق) ہے، جیسا کہ گذشتہ قسط میں حدیث (انما الاعمال) کے تیس (۳۰) طرق پیش کئے گئے تھے، اور بتایا تھا کہ تمام طرق (یحیی بن سعید) پر جاکر ملتے ہیں، تو وہ مدار سند ٹھیرے۔

مدار سند کی انواع:

❀ کتب حدیث میں مدار السند کی اصطلاح کے استعمال کو دیکھتے ہوئے یہ سمجھ میں آیا کہ: مدار سند تین طرح کے ہوتے ہیں:

۱- **حدیث مخصوص کا مدار اسناد**، زیادہ تر یہی معنی مستعمل ہے، جب کہا جاتا ہے: (ومدار الحديث على فلان) تو مطلب ہوتا ہے کہ اس مخصوص حدیث کی اسانید کا وہ مرکزی راوی ہے۔

نیز مدار السند کوئی بھی راوی سند کے کسی بھی طبقے میں ہو سکتا ہے، صحابی بھی ہو سکتا ہے، تابعی بھی، نیز اس کے بعد کے طبقات میں سے بھی ہو سکتا ہے۔

مثلا: امام بخاری فرماتے ہیں کہ: حدیث (الدین النصیحہ) کے مدار حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ہیں، یعنی صحابہ کے طبقے میں اس حدیث کی روایت کرنے میں وہ منفرد ہیں، کوئی اور صحابی ان کا شریک نہیں ہے۔

اسی طرح حدیث (القہقہہ فی الصلاۃ) کے تمام طرق ابو العالیہ تابعی کی طرف لوٹتے ہیں۔

۲- **مدار اسانید البلد**، اس سے مراد وہ مشائخ اور ائمہ حدیث ہیں جنہوں نے کثرت سے احادیث وروایات جمع کی ہے، اور اپنے علاقے کی اکثر احادیث کسی نہ کسی سند سے انہوں نے روایت کی ہے، اسی معنی میں امام ابن المدینی کا مشہور قول ہے کہ: میں نے اسانید حدیث کی چھان بین کی، تو میں نے دیکھا کہ: احادیث کا دار و مدار چھے (٦) ائمہ حدیث پر ہے: مدینہ منورہ میں ابن شہاب زہری پر، مکہ مکرمہ میں عمرو بن دینار پر، بصرہ میں قتادہ پر... الخ، یہ قول کسی مخصوص حدیث کے بارے میں نہیں ہے۔

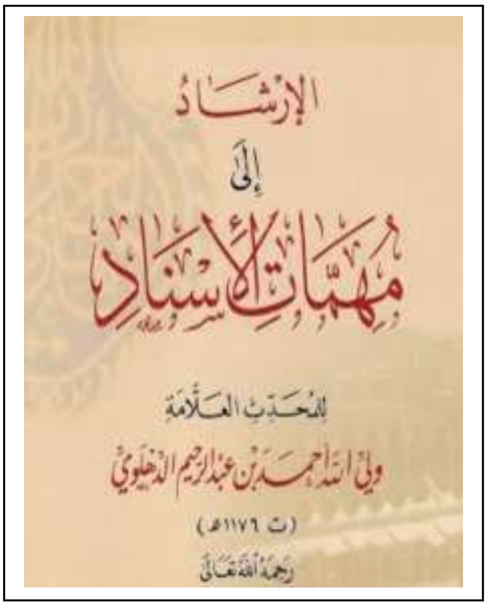
بلکہ اس قول کا مطلب یہ ہے کہ: اہل مدینہ کی اکثر احادیث کو ابن شہاب الزہری نے اپنے زمانے کے مشائخ سے سن کر جمع کر لیا، کوئی بھی حدیث ہو اگر اس کی روایت اہل مدینہ کی طرف منسوب ہو گی، تو روایت کرنے والوں میں ابن شہاب زہری ضرور ہوں گے، یہی مراد بقیہ حضرات کے مدار اسانید ہونے کے حق میں بھی لیا جائے گا۔

۳- **مدار اسانید الکتب**، یا مدار الاجازات الحدیثیہ...

کتب حدیث کی تصنیف وترتیب کے بعد احادیث کی روایت ان کتابوں کے مصنفین کی اسانید سے ہٹ کر بسند متصل کرنے کا سلسلہ بہت کم ہو گیا تھا، اور روایت وسماعت کا رخ زیادہ تر ان کتب حدیث کے مصنفین کے شاگردوں کی طرف متوجہ ہو گیا، سماع حدیث کی جو مجالس منعقد ہوتی تھیں، ان میں بھی مشہور کتب حدیث ہی پڑھی جاتی اور سنی سنائی جاتی تھی، اور مشایخ سے اس کی اجازت حاصل کی جاتی تھی۔ اگرچہ ان کتابوں سے خارج اسانید وروایات کا سلسلہ بھی جاری رہا، لیکن تقریبا یہ سلسلہ بھی چوتھی صدی کے اواخر تک قریب الختم ہو گیا۔

❁متاخرین کے یہاں روایت واجازت فی الحدیث تو مطلقا کتب حدیث ہی سے وابستہ ہے، کتابوں کے ناموں کے ذریعہ ہی اجازت دی جاتی ہے۔

اس لئے متاخرین میں جو مدار الاسناد ہو گا، وہ کتب حدیث کی اسانید اوراپنے مشایخ سے ان کی اجازت حاصل کرنے کے اعتبار سے ہو گا، اور جو کچھ علو ونزول اسانید کی بحث ہو گی وہ کتب حدیث کی اسانید کے متعلق ہی ہو گی۔ مشایخ متاخرین نے اپنی اسانید جمع کرنے کے لئے کتب (**أثبات**، بفتح الهمزه) مرتب کیں، جن میں حدیث کی کتابوں کے ساتھ اپنی اسانید ذکر کی ہیں، وہ تمام تر اسانید کتابوں کے مصنفین تک پہنچتی ہیں۔



❁ **اہل ہند کی اسانید کا دار ومدار تین کتب (أثبات) اور ان کی اسانید پر ہے:**

- (الإرشاد إلى مُهمات الإسناد) شاہ ولی اللہ دھلوی کی۔
- (إتحاف الأكابر بأسانيد الدفاتر) شوکانی کی۔
- (النفَس اليَماني) عبد الرحمن بن سلیمان اھدل کی۔

اور خصوصی طور پر مشایخ ہند کی اسانید کا دار ومدار **حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی** پر ہے، وہی تمام اسانید کے مرکز ہیں۔

برصغیر کے مشایخ حدیث کی اسانید:

حضرت مولانا عاشق الٰہی برنی رحمہ اللہ تعالی نے (**العناقيد الغاليه** ص ۱۲۱) میں لکھا ہے کہ: اہل ہند وپاکستان کے مشایخ کی اسانید کے تین حصے ہیں:

پہلا حصہ: ان مشائخ سے لیکر مسند ہند (مرکز الاسانید) حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی تک۔

دوسرا حصہ: حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی سے لیکر اصحاب کتب ستہ وغیرہ مصنفین کتب تک۔

تیسرا حصہ: کتب حدیث کے مصنفین سے لیکر حضرت جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

اور حضرت شاہ ولی اللہ تک جتنی اسانید پہنچتی ہیں ان کے (مرجع الاسانید) حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی ہیں، اور ان کے بعد زیادہ تر اسانید کا دار ومدار (مجمع الاسانید) حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی پر ہے۔

مشائخ ہند کی اسانید کا پہلا حصہ جو ہے وہ زیادہ تر دار العلوم دیوبند اور مظاہر علوم کے کبار مشائخ واساتذہ کی اسانید پر معتمد ہے، خصوصا: حضرت شیخ الہند محمود الحسن، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری، اور حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمہم اللہ۔

حضرت مولانا عاشق الہی صاحب نے (العناقید الغالیہ) میں مذکور تین کبار اساتذہ کی اسانید کا شجرہ بھی دیا ہے، نمونہ کے طور پر یہاں حضرت انور شاہ کشمیری کا شجرہ اسانید دیا جاتا ہے۔





❁ کتب اثبات، مشائخ مجیزین، اور علو ونزول اسانید وغیرہ کے سلسلہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے علامہ محمد عبد الحی کتانی کی کتاب (فہرس الفہارس والاثبات ومعجم المعاجم والمشیخات والمسلسلات) سے بہتر کوئی کتاب نہیں ہے، اس کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

